

③ یہ امام زہری رحمہ اللہ کی بلاغات میں سے ہے۔ مبلغ معلوم نہیں!

(سوال) اذان و اقامت عربی کے علاوہ کسی اور زبان میں کہنا جائز ہے یا نہیں؟

(جواب) اذان و اقامت عربی زبان کے علاوہ کہنا خلاف سنت ہے۔ اذان شعار اسلام ہے، توحید باری تعالیٰ کا پیغام ہے، اس کی ادائیگی سنت کے مطابق ضروری ہے۔ امت مسلمہ کا متواتر اور متواتر عمل یہی ہے کہ اذان و اقامت عربی میں کہی جاتی ہے۔ غیر عربی میں اذان، اذان نہیں، بل شعار اسلام کی شکل مسخ کرنا ہے اور تعامل امت کی زبردست مخالفت ہے، شرعی احکام کی اہانت و توہین ہے۔

علامہ حسن شرنبلالی حنفی (۱۰۶۹ھ) لکھتے ہیں:

وَلَا يُجْزِيءُ الْاَذَانُ بِالْفَارِسِيَّةِ الْمُرَادُ غَيْرُ الْعَرَبِيَّةِ .

”فارسی یعنی غیر عربی میں اذان جائز نہیں۔“

(مراقی الفلاح، ص ۱۰۶)

جناب عبدالشکور لکھنوی فاروقی دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

”بعض فقہانے مثل صاحب مراقی الفلاح وغیرہ کے صاحبین کے قول پر فتویٰ

دیا ہے، مگر صحیح نہیں، (تمییز الحقائق، فتاویٰ قاضی خان)۔“

(علم الفقہ، حصہ دوم، ص ۴۰۹)

”مگر صحیح نہیں،“ حقائق سے چشم پوشی ہے، محض ہوائے نفس ہے۔ کیوں کہ موصوف خود

ہی لکھتے ہیں:

”امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک ہر حال میں جائز ہے، بشرط کہ لوگ سمجھ جائیں

کہ اذان ہو رہی ہے، اور صاحبین کے نزدیک اگر عربی الفاظ کے ادا کرنے پر

قادر نہ ہو تو، جائز ہے۔“

(علم الفقہ، ص ۴۰۸)

سنت اور مسلمانوں کے موروثی عمل کے خلاف اقدام کو ”جائز“ قرار دینا دین اسلام کی کون سی خدمت ہے؟ اگر عربی میں اذان کہنے پر قدرت نہیں، تو غیر عربی میں اذان کہنے پر کیا دلیل ہے؟ دعا ہے کہ اللہ رب العزت ہمیں صحابہ کرام اور ائمہ محدثین سلف صالحین کے منہج پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(سوال): حجر اسود کے نفع و نقصان دینے کے متعلق ایک روایت کی تحقیق درکار ہے؟

(جواب): سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حجر اسود سے مخاطب ہو کر فرمایا:

إِنِّي أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ، وَلَا تَنْفَعُ.

”میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے، نفع و نقصان نہیں پہنچا سکتا۔“

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے جواب میں کہا:

بَلَى يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّهُ يَضُرُّ وَيَنْفَعُ.

”امیر المؤمنین! کیوں نہیں، یہ نفع و نقصان پہنچا سکتا ہے۔“

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم : ۱/۴۵۷، أخبار مكة للأزرقي : ۱/۳۲۳،

شعب الإيمان للبيهقي : ۳۷۴۹)

تبصرہ:

سند سخت ”ضعیف“ ہے۔ عمارہ بن جویں ابوہارون عبدی ”متروک و کذاب“ ہے۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وَالْأَكْثَرُ عَلَى تَضْعِيفِهِ أَوْ تَرْكِهِ.